السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مردبیاہانے اپنی بھاوج سے بدکاری کی تو حمل رہ گیا عورت کا خسر اور لوگ جب اس عورت سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ حمل کس کا ہے؟ عورت اپنے دیور کو بتلاتی۔ اس کا سسر مارپیٹ کر نکال دیتا وہ اپنے میکیے چلی جاتی۔ جب لڑکی کے ماں باپ دریافت کرتے وہاں بھی وہ اپنے دیور کو بتلاتی۔ اس کے ماں باپ یہاں سے نکال دیتے جب وہ میکیے سے آتی یہاں بی زدوکوب کی نوبت رہتی اس کا خاوند پلٹن میں سرکاری ملازم تھا جب اس کو خبر ہوئی مکان آیا اپنی عورت زانیہ کو بہت کچھ تنبیہ کیا اور اس سے دریافت کیا کہ یہ بدفعل تونے کس سے کرایا؟ اس نے کہا کہ تمہارے چھوٹے بھائی سے جو میرا دیور ہوتا ہے چند مسلمان اکٹھے ہوکر ہاتھ پر قرآن مجید رکھ کر قسم کرانا چاہا اس وقت اس کا دیور جو ہمیشہ انکار کرتا تھا کہ اس فعل بد کا مرتکب میں نہیں ہوں کلام الٰہی کا خوف طاری ہوا اور اقرار کیا کہ یہ فعل شیطانی مجھ سے ہوا ہے میں اس فعل بد میں خطاوار ہوں قسم نہیں کرسکتا۔

بعد وضع حمل ہر دو زانی وزانیہ سے توبہ لی گئی عورت کا خاوند عورت سے رضامند ہے اور تمام برادری کے لوگ مسلمانان اکل و شرب ترک کیے ہوئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اب تو کوئی حد شرعی جاری نہیں ہے ہر شخص ایسے فعل بد کا مرتکب ہوکر توبہ کرلیا کرے گا۔ خوف شرعی جاتا رہا۔ کوئی ایسی سزا علمائے دین مقرر فرمائیں جس سے ہر شخص اس فعل کے کرنے سے ڈرے لہٰذا یہ سوال ہے کہ ایسی حالت میں سوائے حد سنگساری کے جو سزا شرعی مناسب و ممکن ہو تعزیر وکفارہ کی معین کرکے فتوی دیا جائے تاکہ ہر ایک شخص پر خوف شرعی غالب رہے اور خاوند اس زانیہ کا پھر سے نکاح کرکے اپنی صحبت میں رکھے یا صرف وہی توبہ کافی ہے؟ موافق حکم خدا اور رسول تحریر فرمائیے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بندہ اللہ سے ڈر کر اور گناہ پر نادم ہوکر اپنے گناہ سے سچی توبہ کرتا ہے (خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور کفر ہی کیوں نہ ہو) تو اس گناہ سے ایسا پاک ہوجاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں تھا۔

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ ‎ [٣٨] ... سورة الانفال

(ان لوگوں سے کہہ دے جنھوں نے کفر کیا اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ گزر چکا انھیں بخش دیا جائے گا)

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ‎ [٥٣] وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ ... [٥٤] ... سورة الزمر

(کہہ دے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے مطیع ہوجاؤ)

عن أبي ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: فیما یحکی عن ربہ تبارک وتعالی قال: أذنب عبد ذنبًا فقال: اللهم اغفرلی ذنبی، فقال اللہ تبارک وتعالی: أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن لہ ربًّا یغفر الذنب ویأخذ بالذنب، ثم عاد" فأذنب فقال: أي ربی اغفرلی ذنبی، فقال تبارک وتعالی: أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن لہ ربًّا یغفر الذنب ویأخذ بالذنب، ثم عاد فأذنب فقال: أي ربی اغفرلی ذنبی فقال تبارک وتعالی: أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن لہ ربًّا یغفر الذنب ویأخذ بالذنب، قد غفرت لعبدي فلیعمل ما شاء متفق علیہ"[1](متفق علیہ مشکوۃ ص196

(ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! میں گناہ کربیٹھا ہوں تو اسے بخش دے تو اس کا رب فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس اس کی وجہ سے مواخذہ بھی کرسکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے باز رہتا ہے لیکن پھر گناہ کرلیتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! میں گناہ کربیٹھا ہوں اسے معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش سکتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرسکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ باز رہتا ہے لیکن پھر گناہ کربیٹھتا ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! میں ایک اور گناہ کربیٹھا ہوں مجھے معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرسکتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرسکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا وہ جو چاہے سو کرے)

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ"[2](رواہ ابن ماجہ مشکوۃ ص198"

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح (ہوجاتا) ہے جس کا کوئی گناہ نہیں)

صورت سوال میں جب ہر دو زانی وزانیہ سے توبہ لی گئی یعنی دونوں نے توبہ کرلی تو وہ دونوں حسب آیت واحادیث مذکورہ بالا اس گناہ سے پاک ہوگئے اور وہ عورت بدستور اپنے خاوند کی عورت رہی پس مسلمانوں کو چاہیے کہ ان دونوں کو اپنے ساتھ ملالیں اور اکل و شرب میں اپنے شامل کرلیں جاننا چاہیے کہ علمائے دین کا اور خواہ کسی کا یہ حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آسمانی دین میں کچھ اپنی طرف سے گھٹائے یا بڑھائے جب اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ ارشاد فرمایا کہ:

"مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ"

یعنی رسول پر اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اللہ کا حکم بلا کم و کاست اللہ کے بندوں تک پہنچا دیں تو اور کوئی کس شمار و قطار میں ہے کہ اپنی طرف سے اللہ کے دین میں کچھ گھٹائے یا بڑھائے؟ مثلاً کسی جرم کی سزا اپنی طرف سے مقرر کرنا الحاصل علمائے دین اپنی طرف سے کسی تعزیر و کفارے کے مقرر کرنے کے مجاز نہیں۔

---

[1] صحیح البخاري رقم الحديث (2758) صحیح مسلم رقم الحديث (1768)

[2] سنن ابن ماجہ رقم الحديث (4250)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحدود، صفحہ: 581

محدث فتویٰ